سوال

(421) زکوۃ کے مصارف میں سے فی سبیل ا میں کون کون سے امور داخل ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زکوۃ کے مصارف میں سے فی سبیل ا میں کون کون سے امور داخل ہیں؟ (محمد جہانگیر پوٹھ شیر ڈڈیال میرپور کے۔ اے) (۲۶دسمبر ۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مصارفِ زکوۃ میں لفظ فی سبیل ا میں جہاد بالاتفاق داخل ہے۔ حج بھی فی سبیل ا میں داخل ہے۔ اس کی بات ''ابوداؤد'' باب العمرۃ میں صریح حدیث موجود ہے۔ اور ''نیل الاوطار'' کتاب الزکوۃ باب الصرف فی سبیل ا میں بعض اور روایتوں کا بھی ذکر ہے۔

جن میں تصریح ہے کہ حج فی سبیل ا میں داخل ہے اور بعض روایتوں میں عمرہ کی بابت بھی تصریح ہے۔ اگر عمرہ کی تصریح نہ ہوتی تو بھی عمرہ حج کے حکم میں داخل ہوتا لیکن بعض روایتوں میں تصریح آنے سے اور پختگی ہوگئی۔ (فتاویٰ اہلحدیث: ۴۹۳/۲)

لیکن بعض اہل علم کا خیال ہے۔ فی سبیل ا کا لفظ عام ہے۔ ہر کارِخیر کو شامل ہے۔ چنانچہ ''تفسیر فتح البیان'' اور ''تفسیر کبیر'' میں اس امر کی تصریح موجود ہے۔

ہمارے شیخ محدث روپڑی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر اس پر کوئی عمل کرے تو اس پر اعتراض تو نہیں ہو سکتا مگر چونکہ زکوۃ فرضی صدقہ ہے۔ اس کو ایسی طرز پر ادا نہ کرنا چاہیے۔ جس میں تردد ہے۔ دیکھئے نماز میں جب شک ہوجاتا ہے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو، تو حکم ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے تاکہ شک سے نکل جائے۔ پس زکوۃ بھی قرآن میں نماز کے ساتھ ذکر ہوئی ہے اس میں بھی احتیاط چاہیے۔ اس لیے بہتر ہے فی سبیل ا سے مراد جہاد لیا جائے یا حج عمرہ کیونکہ جہاد تو بالاتفاق مراد ہے اور حج عمرہ حدیث نے داخل کر دیا ہے۔ مگر جیسا عام ہے ویسا رکھا جائے تو پھر فقراء مساکین وغیرہ کا الگ ذکر کیا ہے۔ اس لیے ظاہر یہی ہے کہ اس سے مراد خاص ہے اور خاص بغیر دلیل کے مراد نہیں ہو سکتا۔ دلیل یا تو آیت ہے یا اتفاقِ مفسرین ہے۔ جیسا کہ حج عمرہ ہونے پر ہے۔ باقی کی بابت کوئی دلیل نہیں۔ (حوالہ مذکور: ۴۹۵/۲)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ